![KHANQAH Ashrafia Akhtaria Bahawalnagar]

KHANQAH

Ashrafia Akhtaria

Bahawalnagar

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر 20

حیاء اور خلوص

ایمانیات کی ۲ دو بنیادیں

عارف باللہ شیخ الحدیث

حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ، بہاول نگر

063-2272378

اللہ اللہ عشق کی یہ بے زبانی دیکھئے

ہے زباں خاموش اور آنکھوں سے ہے دریا رواں
اللہ اللہ عِشق کی یہ بے زبانی دیکھئے

حشر سے پہلے نہیں کرتے ہیں وعدہ دید کا
رَبِّ ارنی پر جلال لن ترانی دیکھئے

لب خموشانِ محبت کی نگاہ پاک سے
اِک نظر میں مردہ دل کی زندگانی دیکھئے

عاشقان زرد رو کی چشمِ نم میں صبحدم
ان کے جلوؤں کا یہ رنگِ ارغوانی دیکھئے

جلوہ گاہِ حق دل عارف کی آہِ گرم میں
بارگاہ کبریا کی ترجمانی دیکھئے

یوں تو عاشق بے زباں معلوم ہوتا ہے مگر
عِشق کی تفسیر میں جادو بیانی دیکھئے

عاشقوں کا منبر دل پر بیان دردِ دل
وعظ میں آمیزشِ دردِ نہانی دیکھئے

داستان زخم دل اخترؔ چھپاتا تھا مگر
روز محشر داغِ دل کی گل فشانی دیکھئے

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

KHANQAH
Ashrafia Akhtaria
Bahawalnagar

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر 20

حیاء اور خلوص

ایمانیات کی دو بنیادیں

عارف باللہ شیخ الحدیث
حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ، بہاولنگر
063-2272378

ضابطہ

نام کتاب: حیاء اور خلوص

وعظ: عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب مدظلہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بمقام: جامع مسجد عمر جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر

تاریخ وعظ: 16-3-14 بروز سوموار بعد نماز عشاء

کمپوزنگ: مولوی رضا علی/محمد عدنان صدیقی

اشاعت اول: جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ / اپریل ۲۰۱۶ء

ناشر خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر

ملنے کا پتہ

خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر Ph# +92-63-2272378

مکتبہ حکیم الامت جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر Ph# +92-63-2272121

خانقاہ اختریہ جلیلیہ Block B نارتھ ناظم آباد کراچی Ph # +92-334-3656070

Email: Ibn_niaz@yahoo.com

Web Site: www.shahjaleel.com

فہرست

ایمانیات کی بنیاد	05
حلاوت ایمانی کی علامات	06
ہدیہ واپس لینے کی مذمت	07
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط	07
ایک شخص کا خواب	07
صدقے میں عود کرنا	09
حیاء کا مفہوم	09
نیک لوگوں کی گواہی	10
نوریوں میں تذکرہ	11
اکرام علم کا اجر	11
والد صاحبؒ کی غیرت وجرأت	13
حضرت جریجؒ کا واقعہ	14
ماں کی بددعا کا اثر	14
کامل حیاء	16
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل	16
حیائے کامل	16
ایک عالم کا قصہ	17
حیاء تمام شعبوں کی حامل	18
دوسری بنیاد خلوص	19
خلوص کی قیمت	19

چار طبقوں کے ساتھ اخلاص	20
دونمبری کی سزا	20
عیسائی جاسوس	21
صحابہ کا ایثار	21
موت کا جھٹکا	22
الخلق عیال اللہ	22
علامہ ابن سیرینؒ کی دیانت	23
دوشعبوں کولازم پکڑو	24

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیس علی الضعفآء ولا علی المریض ولا علی الّذین لا یجدون ما ینفقون حرج اذا نصحوا للہ ورسولہ ما علی المحسنین من سبیل ج واللہ غفور رحیم (التوبہ ۹۱)

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃ (صحیح مسلم)

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ (بخاری و مسلم)

او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدق اللہ وصدق رسولہ النبی الکریم

میرے محترم بزرگو اور دوستو!

پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں ایمان ایک درخت ہے جس کی بنیاد کلمہ طیبہ اور عقیدہ توحید ورسالت وآخرت پر ہے اس درخت کی شاخیں ہیں جب وہ پھیلتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عرش تک جا پہنچتی ہیں اس کی جڑ مومن کے دل میں ہوتی ہے ایمان کا درخت دل میں اُگتا ہے، دل میں اس کی جڑ ہوتی ہے جس کو عقیدہ کہا جاتا ہے اس کی شاخیں دل سے باہر ہوتی ہیں جن کو ایمانیات کہا جاتا ہے یعنی وہ چیزیں جو ایمان کا تقاضا ہیں، وہ چیزیں جو ایک مومن کو کرنی چاہئیں، وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ کے غلام کو کرنی چاہئیں، وہ چیزیں جو ایک بندے کو کرنی چاہئیں ان کو ایمانیات کہا جاتا ہے۔

ایمانیات کی بنیاد

تمام ایمانیات کی بنیاد دو چیزیں حیاء اور خلوص نیت ہیں نماز بھی ایمان کی شاخ ہے، روزہ بھی ایمان کی شاخ ہے، حج بھی ایمان کی شاخ ہے، زکوٰۃ بھی ایمان کی

شاخ ہے، جتنی بھی نیکیاں ہیں یہ سب ایمان کی شاخیں ہیں ان کی بنیاد یہ ہی دو چیزیں ہیں جن سے یہ ساری شاخیں تروتازہ رہتی ہیں جن سے یہ درخت ہرا بھرا رہتا ہے پھر یہ درخت اتنا ترقی کرتا ہے کہ اس کے اوپر پھل آتا ہے جس پھل کی مٹھاس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلاوتِ ایمانی فرمایا ہے جس کی مٹھاس کو انسان اپنے دل میں محسوس کرتا ہے کبھی دل میں اتنی مٹھاس آجاتی ہے کہ زبان کو اس کا ذائقہ بھی محسوس ہوتا ہے۔

حلاوت ایمانی کی علامات

بہت سے اللہ والے ایسے گزرے ہیں جو اپنی زبان پر ایمان کی مٹھاس محسوس کرتے تھے جس کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں اللہ کا نام لیتا ہوں تو میرے ایک ایک بال سے شہد کے دریا جاری ہوجاتے ہیں یہ ایمان کی مٹھاس ہے یہ حلاوت ایمانی ہے۔

حلاوت ایمانی کی محدثین نے پانچ علامتیں بیان کی ہیں

(۱) عبادات میں لذت پانا
(۲) فرمانبرداری اور نیکی کو گناہوں کی فانی لذت پر ترجیح دینا
(۳) اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں ہر مشقت اور تکلیف کو برداشت کرنا
(۴) مصائب کی تلخیوں پر صبر و تسلیم کے ساتھ رہنا، تدبیر اور دعا کے ساتھ رحمت کا انتظار کرنا
(۵) تمام حالات میں قضاء و قدر کے فیصلوں پر راضی رہنا

محدث عظیم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی مٹھاس اِذَا دَخَلَتْ قَلْباً جب کسی دل میں آجاتی ہے لَا یَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا پھر کبھی بھی اس کے دل سے نہیں نکلے گی کیونکہ یہ تحفہ خداوندی ہے کوئی بادشاہ تحفہ دے کر واپس نہیں لیا کرتا اور وہ تو شاہوں کا شاہ ہے جسے ایمان کی مٹھاس مل گئی اس کا خاتمہ یقینی ایمان پر ہے۔

ہدیہ واپس لینے کی مذمت

ہدیہ دے کر واپس لینا بہت برا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ دے کر واپس لینے کی مثال بیان فرمائی ارشاد فرمایا اس انسان کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اس کو چاٹ رہا ہے کوئی ایسا کرنا پسند کرے گا؟ اس لیے کبھی یہ کام مت کرنا جو دے دیا بس دے دیا فرمایا مثلُ السوء اس شخص کے لیے بڑی بری مثال ہے جو دے کر واپس لیتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط

پیغمبر علیہ السلام نے تو یہاں تک صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو گھوڑا صدقہ دیا کہ جاؤ اللہ کے راستے میں جہاد کرو وہ آدمی بہت غریب تھا جہاد پر بھی جانا تھا اس نے شاید سوچا یہ گھوڑا تو بہت قیمتی ہے اسے بیچ دیتا ہوں کوئی سستے والا لے لوں گا یا کوئی گدھا لے لوں گا یا پیدل چلا جاؤں گا پیسے اپنے کام آئیں گے کچھ گھر والوں کو دے جاؤں گا چنانچہ اس گھوڑے کو فروخت کرنے کے لیے مارکیٹ میں لے آیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہت زبردست قسم کا گھوڑا دیا تھا صحابہ کی کوشش ہوتی تھی کہ سب سے اچھا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیں، جس طرح ہماری کوشش ہوتی ہے کہ سب سے ناکارہ مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیں۔

ایک شخص کا خواب

کسی آدمی نے خواب دیکھا اسے خواب میں فرشتہ ملا فرشتے نے کہا چلو تمہیں آسمانوں کی سیر کراؤں وہ آسمانوں پر لے گیا اس نے فرشتے سے کہا اللہ تعالیٰ کے

خزانے دکھاؤ فرشتہ ایک جگہ لے گیا جہاں ساری ناکارہ اور بے کار چیزیں پڑی تھیں۔ کپڑے، چارپائی، بستر سب ناکارہ اس نے کہا یہ کیا ہے؟ فرشتے نے کہا یہ وہ مال ہے جو تم لوگ اللہ کے راستے میں بھیجتے ہو اس نے کہا اچھا بڑی عجیب بات ہے سارا ہی ناکارہ مال ہے پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے خزانے جو لوگوں کو تقسیم کرتے ہیں وہ دکھاؤ فرشتہ ایک صاف میدان میں لے گیا جہاں کچھ بھی نہیں تھا فرشتے نے کہا یہ اللہ کے خزانے ہیں اس نے کہا یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے فرشتے نے کہا اللہ تعالیٰ کو سٹور کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ کُن کہتا ہے تو فیکون ہو جاتا ہے اس کو بنانے کی یا جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کے کہہ دینے یا ارادہ کر لینے سے ہی سارے خزانے خود ہی پیدا ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ارادہ کر لیتے ہیں سمندروں میں سیپ پیدا ہو جاتے ہیں پھر ان میں موتی پیدا ہو جاتے ہیں اللہ ارادہ فرما لیتے ہیں پتھر سونے میں اور ہیرے میں تبدیل ہو جاتے ہیں ارادہ فرما لیتے ہیں لوہا سونا بن جاتا ہے، چاندی بن جاتا ہے ان کا ارادہ کافی ہے باقی جو تمہاری چیزیں آتی ہیں وہ تم دیکھ ہی رہے ہو کیسی ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسے نہیں تھے ان کے پاس جو سب سے قیمتی چیز ہوا کرتی تھی وہ خدا کے راستے میں دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون تم نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک وہ چیز خرچ نہ کرو جس کو تمہارا دل چاہتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر اتنا حوصلہ نہ ہو تو کوئی شئی بھی خدا کے راستے میں نہ دے ایسا نہیں ہے کوئی بات نہیں پرانی ہی صحیح لیکن دو ضرور۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت بہترین گھوڑا دیا یعنی اس گھوڑے کی قیمت میں کئی گھوڑے خریدے جا سکتے تھے اس مجاہد نے سوچا چلو میں یہ ہی کرتا ہوں اس کو بیچ دیتا ہوں جو پیسے آئیں گے اس سے کوئی اور سستا گھوڑا لے لوں گا کچھ پیسے

بچ جائیں گے اپنے اوپر خرچ کرلوں گا کچھ گھر والوں کو دے دوں گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت بازار سے گزرے تو دیکھا کہ گھوڑا بک رہا ہے آپ کو دیکھا تو وہ مجاہد شرمندہ ہو گیا آپ نے کہا تم نے بیچنا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں میں ضرورت مند ہوں اس لیے فروخت کر رہا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں خرید لوں؟ اس نے کہا جی ہاں آپ خرید لیں فرمایا میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرلوں کہ میں نے گھوڑا اللہ کے راستے میں دیا اور اب وہ ہی گھوڑا بازار میں بک رہا ہے کیا میں اسے خرید لوں۔

صدقے میں عود کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور یہ سوال کیا آپ نے جواب دیا لَا تَعُدُ فِيْ صَدَقَتِكَ اے عمر! اگرچہ تو پیسے سے خریدے گا لیکن وہ تجھے سستا دے گا کیونکہ تو نے اس کو ہدیہ دیا ہے یہ تو صدقے کو واپس لینا ہے اے عمر! صدقے کو واپس مت لے سبحان اللہ! مفت نہیں لینا تھا پیسے دے رہے تھے لیکن لازمی بات ہے وہ ان کو سستا دیتا پیغمبر علیہ السلام نے یہ بھی پسند نہیں فرمایا کہ وہ عمر کو چار آنے سستا دے یہ بھی واپس لینے کے زمرے میں آجائے گا لَا تَعُدُ فِيْ صَدَقَتِكَ اپنے صدقے میں عود مت کر، اپنے صدقے کو واپس مت لے۔

یہ بات پلے باندھ لو کہ صدقہ اور ہدیہ دے کر واپس نہیں لیتے یہ مومن کی شان نہیں ہے کوئی پسند کرے گا ایسا کتا بننا جو قے چاٹ رہا ہو؟

حیاء کا مفہوم

میرے دوستو! ان تمام ایمانیات کی بنیاد دو چیزیں ہیں جس سے ایمان کا درخت پھلتا پھولتا ہے اور پھر اس پر پھل آتا ہے پہلی بنیاد حیاء ہے الحیاء شعبۃ من الایمان حیاء ایمان کا شعبہ ہے اللہ تعالیٰ نے انسان میں ایسا وصف رکھا ہے جس

کی وجہ سے انسان ہر حق والے کا حق ادا کرتا ہے، کسی کے حق میں تقصیر نہیں کرتا وہ خدا کا حق ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہو، مخلوق کا حق ہو، اپنوں کا حق ہو، غیروں کا حق ہو، نفس کا حق ہو، جسم کا حق ہو کسی کے حق میں تقصیر نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے انسان میں وہ چیز رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ کسی کے حق میں کوتاہی نہیں کرتا جب یہ وصف انسان میں کامل ہو جاتا ہے یہ انسان خدا کو بھی راضی کرنے والا بن جاتا ہے اور مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے والا بن جاتا ہے۔

یہ حیاء ایمان کا شعبہ ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ جب تجھ میں حیاء ختم ہو جائے تو جو چاہے کام کر آج بے حیائی کے ریکارڈ توڑے جا رہے ہیں اور ہم اس پر فخر کر رہے ہیں دیکھو جی یہ ہماری بچی ڈراموں میں، دیکھو فلاں جگہ اشتہارات میں، واہ! واہ! بڑی مشہور ہے پوری دنیا میں اس کا نام ہے اس لیے خواجہ مجذوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

قدر مجذوب کی خاصانِ خدا سے پوچھو

نیک لوگوں کی گواہی

آپ نے اپنی قدر پوچھنی ہو کہ میری کتنی قدر و قیمت ہے تو نیک لوگوں سے پوچھو کہ تم کیسے ہو کیونکہ ان کی گواہی خدا کے ہاں معتبر ہے کسی اور کی نہیں ہے کسی افسر کے دروازے پر ایک چپڑاسی جو کھڑا ہے وہ آ کر کسی کی سفارش کر دے تو افسر مان لیتا ہے افسر کہتا ہے اپنا آدمی ہے حالانکہ وہ چپڑاسی ہے۔ بڑوں بڑوں کی سفارش پیچھے رہ جاتی ہے چپڑاسی کی مانی جاتی ہے گھر میں کام کرنے والی نوکرانی بھی اگر افسر کو سفارش کر دیتی ہے وہ مانی جاتی ہے تو جو خدا کے اپنے ہوا کرتے ہیں ان ہی کی سفارش خدا کے دربار میں معتبر ہوا کرتی ہے اس لیے فرمایا۔

قدر مجذوب کی خاصانِ خدا سے پوچھو

ورنہ عام شہرت تو ایک قسم کی رسوائی ہے

کنجریاں، کنجر، بدمعاش دنیا میں بہت مشہور ہیں فرمایا یہ عام شہرت رسوائی کا ذریعہ ہے ایمان والوں کی شہرت ایمان والوں میں ہوا کرتی ہے۔

نوریوں میں تذکرہ

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ مولانا ضیاء الدین کے بارے میں فرمایا اے میرے خلیفہ! اے میرے پیارے مولانا ضیاء الدین! میں تیرا تذکرہ نوریوں میں کروں گا کیونکہ نوریوں میں تیرا تذکرہ ہوگا تو آسمانوں پر بھی تیرے تذکرے ہو جائیں گے میں عام لوگوں میں تیرا تذکرہ نہیں کروں گا بلکہ نوریوں میں کروں گا یعنی اللہ والوں میں کروں گا۔ خدا کے پیاروں میں کروں گا۔ عاشقوں کے مجمع میں تیرا تذکرہ کروں گا، میں عام لوگوں میں نہیں کروں گا عام لوگ تو جہلاء ہیں ان کے دل میں اندھیرے ہیں وہ شیطان کے پکڑے ہوئے ہیں وہ شیطان کے ہاتھوں گرفتار ہیں ان کی نہ گواہی معتبر ہے نہ خدا کے ہاں ان کی کوئی حیثیت ہے لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰہُ بَالَۃً پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں اے مسلمانو! تمہاری تعداد بہت ہو جائے گی لیکن نافرمانی کی وجہ سے، گناہ کی وجہ سے، دل کے اندھیروں کی وجہ سے، اللہ کو تمہاری ذرا بھی پرواہ نہیں ہوگی۔

اس لیے اگر کوئی آدمی خواب میں کسی نیک انسان کو دیکھے کہ وہ اس سے ناراض ہے تو یہ دلیل ہے کہ اس آدمی کی منزل غلط ہے، اس کا انجام خراب ہے توبہ کرے اپنے راستے کو درست کرے نیک لوگ اس کو اگر برا سمجھتے ہیں تو یہ دلیل ہے کہ یہ تباہ و برباد ہونے والا ہے کیونکہ ان ہی کی گواہی خدا کے ہاں معتبر ہوگی جو خدا کے درباروالے ہیں ان کی دعا بھی معتبر اور گواہی بھی معتبر ہے۔

اکرامِ علم کا اجر

حضرت ایوب حربی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی ہیں بہت بڑے محدث اور بہت بڑے اللہ والے ہیں امام احمد بن حنبل جیسے انسان ان کے ساتھ پڑھے ہوئے ہیں ایک بار اس وقت کا جو قاضی تھا وہ ان سے ملاقات کرنا چاہتا تھا لیکن حضرت جاتے نہیں تھے حضرت حدیث پڑھاتے اور لکھتے تھے قاضی نے ان کی ملاقات کے لیے ایک بہانہ نکالا کوئی ایک مسئلہ ایسا بنا دیا جس کے لیے ان کو عدالت میں گواہی کے لیے آنا پڑا حضرت تشریف آئے پہلے عدالتیں مسجدوں میں لگتی تھیں عدالت میں گواہی کے لیے حاضر ہوئے حضرت نے جوتی اتاری تو نائب قاضی نے جلدی سے حضرت کی جوتیاں اٹھا کر رومال میں باندھ لیں حضرت آئے بات ہوئی قاضی نے کچھ حدیثیں پوچھیں آپ نے حدیثیں بیان کیں وہ تو ویسے ہی زیارت کرنا چاہتا تھا مسئلہ تو ایک بہانا تھا بات ہوئی حضرت جانے لگے تو جوتی دیکھی جوتی کہاں گئی؟ نائب قاضی جو پیچھے کھڑا تھا اس نے فوراً رومال سے نکالی جوتی حضرت نے پہن لی حضرت نے اس کو دیکھ کر کہا جس طرح تو نے علم کا اکرام کیا ہے خدا تیرا بھی اکرام کرے۔

بات آئی گئی ہوگئی نائب قاضی کئی سال کے بعد فوت ہوگیا کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کیا ہوا؟ کہا نامہ اعمال کے اعتبار سے بہت برا حال تھا کیونکہ ہم سے فیصلے صحیح بھی ہوئے غلط بھی ہوئے کوئی امید نہیں تھی لیکن میں خدا کے دربار میں جب پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے یوسف! ہم نے اسی دن تیری بخشش کا فیصلہ کر دیا تھا جس دن ہمارے ایک بندے نے یہ کہا تھا، اے اللہ! اس کا اکرام کرنا جس طرح اس نے علم کا اکرام کیا ہے لہٰذا ہم تیری مغفرت کرتے ہیں۔

لہٰذا خدا کے دربار میں درباریوں کی بات سنی جائے گی غیروں کی نہیں سنی جائے گی کوئی کتنا ہی پھنے خاں ہو دربار الٰہی میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے ساروں کی

مل کر بھی کوئی قیمت نہیں ہے لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً حدیث میں آتا ہے ذرا بھی اللہ کو پرواہ نہیں ہے کس گڑھے میں گر رہے ہیں۔

والد صاحبؒ کی غیرت وجرأت

یہ حدیث (جو بیان کرنے جارہا ہوں) میں نے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس وقت سنی جب چاند والا واقعہ پیش آیا تھا صدر ایوب کے زمانے میں عید الفطر کا چاند نظر نہ آیا لیکن پھر بھی یہ اعلان ہوگیا کہ عید جمعرات کو ہوگی جبکہ عید جمعہ کی بن رہی تھی۔فوجی ڈنڈا تھا سب کو عید کرنی تھی والد صاحب کے پاس بھی آئے کہ عید پڑھاؤ مارشل لاء کا دور تھا والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں عبداللہ ہوں عبد الایوب نہیں ہوں، میں نہیں پڑھاؤں گا'' خیر جمعرات کو یہاں عید ہوئی ایک صف تھی مجھے کچھ کچھ یاد ہے سارے افسران تھے آگے ایک مولوی صاحب جو فوت ہوگئے وہ امام تھے ایک فوجی افسر کا کتا صفوں کے اندر چکر لگا رہا تھا پورا بہاول نگر منظر دیکھنے والا تھا لیکن والد صاحب نے عید نہیں پڑھائی اگلے دن عید پڑھائی تو پورا شہر آیا ان افسروں نے بھی دوبارہ نماز پڑھی۔

عید کے بعد قریب پارک میں چھاؤنی تھی وہاں میجر صاحب نے والد صاحب کی دعوت کی کیونکہ پڑوسی تھے کہا کہ آپ بھی تشریف لائیں فوجی جیپ آئی اور آپ کو لے گئے اس میجر نے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ہمیں آڈر آیا تھا کہ ان کو گرفتار کرلو لیکن ہم نے گورنمنٹ کا حکم نہیں مانا آپ ہمارے پڑوسی تھے ہم نے کچھ نہیں کہا والد صاحب جوش میں آگئے کہا کہ تم صدر ایوب کے بندے ہو میں خدا کا بندہ ہوں تم دنیا کے بندے ہو تمہارے بارے میں رسول اللہ نے بددعا دی ہے تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ دینار کا بندہ، درہم کا بندہ، کپڑوں کا بندہ، مخلوق کا بندہ الٹا گر جائے تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيْكَ فَلَا

اُنۡتَکَسَ اگر اس کو کانٹا لگے، اس کا کانٹا نہ نکلے موت تک تڑپ تڑپ کر مر جائے تمہارے بارے میں تو یہ آیا ہے، ہم تو خدا کے بندے ہیں ہمارے بارے میں فرمایا یَآ عِبَادِیْ! اے میرے پیارو! اے میرے بندو!

میرے دوستو! حیاء کو ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے الحیآء شعبة من الایمان اگر حیاء نہیں تو کچھ نہیں ہے آج اللہ معاف فرمائے ہم بھی بتلا ہیں مزے مزے سے کنجریوں کو دیکھتے ہیں یہ فلانی ہے، یہ فلانی ہے کوئی نہ کوئی سکینڈل ہر کسی کا چلتا ہے۔

حضرت جریجؒ کا واقعہ

بخاری شریف کی حدیث ہے پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا پہلی امتوں میں ایک جریج نامی اللہ کے نیک بندے تھے جو جنگل میں اپنے عبادت خانے میں عبادت کرتے تھے ان کی ماں ان سے ناراض ہوگئی تھی کیونکہ ایک بار وہ جنگل میں ملنے گئی تو وہ نماز پڑھ رہے تھے ماں نے آواز دی جریج دروازہ کھول تیری ماں تجھے ملنے آئی ہے۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے نماز پڑھتے ہوئے دل میں کہا اُصَلِّیْ أَوْ اُجِیْبُ الْاُمِّیْ میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں لیکن نماز نہیں توڑی، نماز پڑھنے میں لگے رہے، سوچتے بھی رہے کہ میں کیا کروں ماں نیچے سے آوازیں لگاتی رہی جب نہیں آئے دیر ہوگئی تو ماں نے بددعا دی اے اللہ! اس کو موت نہ دینا جب تک کنجریوں کا منہ نہ دیکھ لے۔

ماں کی بددعا کا اثر

کنجریوں کا منہ دیکھنا اللہ معاف فرمائے! یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کیونکہ آدمی محبت سے اس کو دیکھتا ہے جس کے ساتھ اس کو قلبی وابستگی ہوتی ہے ماں چلی گئی کچھ دن کے بعد ماں کی وفات ہوگئی وہیں ایک بدکار عورت بکریاں چراتی تھی اس نے

بدکاری کی اس کے بچہ ہوگیالوگوں نے اس عورت کو پکڑا پوچھا یہ کس کا بچہ ہے اس نے کہا یہ جریج کا بچہ ہے وہ بے چارہ بھی جنگل میں رہتا تھا لوگوں نے کہا ہو سکتا ہے لوگ جوش میں آئے اس کے عبادت خانے کو گرادیا اور مارنا پیٹنا شروع کر دیا مار پیٹ کر بادشاہ کے پاس لے گئے کہا دیکھو اس نے اس عورت کے ساتھ جو بکریاں چرانے گئی تھی زبردستی زنا کیا ہے اور یہ بچہ پیدا ہوگیا ہے اب کٹہرے میں ایک طرف کنجری کھڑی ہے اور دوسری طرف جریج کھڑا ہے جریج کو اپنی ماں کی بات یاد آئی اے اللہ! اس کو موت نہ دینا جب تک کنجری کا منہ نہ دیکھ لے وہ شخص جو سال میں ایک بار صرف ماں سے ملنے کے لیے اترتا تھا، کنجری کے ساتھ عدالت میں پاس پاس کھڑا ہے۔

بادشاہ نے جریج سے پوچھا جریج نے کہا مجھے اجازت دیجیے میں اپنی صفائی پیش کرسکوں بادشاہ نے کہاہاں پیش کرو جریج نے دو رکعات نماز پڑھی نماز پڑھ کر بچے کے پاس آئے ایک یا دو دن کا بچہ تھا بچے کو مخاطب کر کے کہا مَنْ أَبُوكَ تیرا باپ کون ہے؟ وہ بچہ بولا میرا باپ فلانہ چرواہا ہے بادشاہ حیران ہوگیا کہ ایک دن کا بچہ بولتا ہے اس آدمی کو بادشاہ نے طلب کیا پوچھا بتاؤ اس نے کہاہاں ہم نے بدکاری کی تھی جان بچانے کے لیے ہم نے اس جریج پر الزام لگا دیا اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے کوئی قوم قبیلہ نہیں ہے یہ اکیلا اللہ اللہ کرتا ہے اس پر الزام لگا دیا لیکن ایک دن کے بچے نے گواہی دی بادشاہ اور لوگ قدموں میں گر پڑے کہا کہ ہم آپ کے عبادت خانے کو سونے کا بنا دیتے ہیں کہا کہ نہیں مٹی کا بنا دو لیکن دل میں جریج روتا رہا کہ میں نے ماں کی خدمت میں تاخیر کی اور ماں نے بددعا دی کہ اس کو موت نہ دینا جب تک کنجری کا منہ نہ دیکھ لے۔ آج اسی بددعا کا اثر دیکھ لیا۔

ہم بازاری عورتوں کی تصویریں اور ان کی چیزیں دلچسپی سے دیکھتے ہیں سوچیں ہمارا کیا حال ہونے والا ہے؟ ایک ماں کی بددعا اتنے بڑے اللہ والے کے

لیے جس کے لیے بچہ گواہی دے رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے بچوں نے گواہی دی ہے یوسف علیہ السلام کے لیے گواہی دی ہے مریم علیہا السلام کے لیے گواہی دی ہے اور جریج کے لیے گواہی دی ہے۔

کامل حیاء

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اللہ سے ایسی حیاء کرو جیسے اس کا حق ہے صحابہ نے کہا ہم حیاء تو کرتے ہیں فرمایا کہ نہیں حیاء یہ ہے کہ سر اور سر کی ساری چیزوں کی حفاظت کرو زبان کی حفاظت کرو گناہ سے، آنکھ کی حفاظت کرو، کان کی حفاظت کرو، ناک کی بھی حفاظت کرو کسی گزرنے والی حسینہ کی خوشبو کو پیچھے سے نہ سونگھو اس لیے ناک کی حفاظت بھی کرو۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ اس عطر کو مدینے کی عورتوں میں تقسیم کر دو جب تقسیم کر دیا تو وہ کپڑا جس سے بار بار وہ ہاتھ صاف کرتی تھیں اس کے بارے میں فرمایا اسے دھو ڈالو اس نے کہا یہ کیوں دھو ڈالوں؟ کہا کہ یہ خوشبو تیرے لیے سونگھنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ خوشبو کا کام ہی سونگھنا ہے اور یہ تیرے حصے میں نہیں ہے لہٰذا اس کپڑے کو دھو ڈال کہیں کل قیامت کے دن عمر کو اللہ اس کی وجہ سے نہ پکڑ لیں۔

حیائے کامل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وان تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا حوىٰ فرمایا سر اور سر کی چیزوں کی حفاظت کرو اگر صحیح معنی میں حیاء چاہتے ہیں تو زبان کی حفاظت کریں، منہ کی حفاظت کریں کہ حرام نہ کھائیں، کان کی حفاظت کریں،

آنکھ کی حفاظت کریں، ناک کی حفاظت کریں، چہرے کی حفاظت کریں اس لیے میرے شیخ فرماتے تھے حسن کا شکریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہ ہو۔

ایک عالم کا قصہ

ایک اللہ والے عالم مکہ شریف گئے بہت حسین و جمیل تھے کالی داڑھی خوبصورت تھے۔ چہرے پر نیکی کا نور تھا ایک ویسے حسین اوپر سے نیکی کا نور تھا نور علی نور ایک شام کی عورت نے ان کو دیکھا تو ان کے حسن سے متاثر ہو کر گر پڑی وہ عالم تھے انہیں پتا چلا کہ میرے حسن نے فتنہ مچا دیا ہے وہیں دعا کی اے اللہ! میرے بالوں کو سفید کر دے چند دن میں داڑھی سفید ہوگئی یہ ہے حسن کی حفاظت حسن بچ گیا۔ اللہ نے شکل وصورت اور یہ حسن اس لیے نہیں دیا کہ تم پھانسو اس لیے نہیں دیا کہ تم حسن کو غلط استعمال کرو یہ حسن اس لیے دیا ہے کہ اسے خیر میں استعمال کرو۔

حضرت یوسف علیہ السلام بھی حسین تھے اپنے حسن کو بچانے کے لیے بارہ سال جیل میں گزار دیے ربی السجن احب الیّ مما یدعوننی الیہ اے اللہ! ان عورتوں کی دعوت گناہ سے مجھے جیل خانہ زیادہ محبوب ہے اس لیے کہ یہاں آپ مل جائیں گے لیکن وہاں آپ میرے ہاتھ سے چلے جائیں گے۔

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اک تو نہیں میرا کوئی شئی نہیں میری

بارہ سال جیل میں گزار دیے ربی السجن احب الیّ اے اللہ! جیل خانہ مجھے بہت زیادہ محبوب ہے مما یدعوننی الیہ ان محلات سے جن میں دعوت گناہ ہے مجھے جیل خانہ زیادہ محبوب ہے میرے شیخ رو کر فرماتے تھے اللہ کے راستے کے جیل خانوں کا یہ حال ہے تو اللہ کے راستے کے گلستانوں کا کیا حال ہوگا؟ جیل خانوں میں شانِ محبوبیت رکھی ہے تو ان کے راستے کے گلستانوں کا کیا حال ہوگا؟

فرمایاوان تَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا وعیٰ پیٹ اور پیٹ کے ساتھ جو چیزیں لگی ہوئی ہیں ان کی حفاظت کرو یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرو پیٹ کی حفاظت کرو پیٹ میں دل بھی ہے یعنی دل کی سوچوں کی بھی حفاظت کرو پیٹ میں معدہ بھی ہے حرام چیز سے اپنے پیٹ کو بچاؤ اور گلنے سڑنے کو یاد کرو کہ ایک دن قبروں میں تم نے گل سڑ جانا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا حضرت ہمیں حیاء کا آسان مفہوم سمجھا دیں فرمایا

أَنْ مَوْلَاكَ لَا يَرَاكَ حَيْثُ نَهَاكَ

تیرا مولا تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں سے منع کیا ہے تو آپ باحیاء انسان ہیں جہاں آنکھ کے دیکھنے سے منع کیا وہاں تیری آنکھ کو نہ پائے جہاں کان کے سننے سے منع کیا وہاں تیرے کان کو نہ پائے جہاں زبان کو منع کیا وہاں تیری زبان کو نہ پائے جہاں ہاتھ پاؤں کو منع کیا وہاں تیرے ہاتھ پاؤں کو نہ پائے فرمایا جب یہ ہوگا تو تم باحیاء انسان ہو۔

حیاء تمام شعبوں کی حامل

جس میں حیاء ہے اس میں ایمان کا وہ شعبہ ہے جس پر سارے شعبے قائم ہیں جب انسان میں ایسی حیاء آجائے گی تو وہ نماز بھی پڑھے گا، زکوٰۃ بھی دے گا، گناہ نہیں کرے گا، بدمعاشی نہیں کرے گا کسی کو ایذا نہیں دے گا، تمام شعبے اس میں آتے چلے جائیں گے کیونکہ جب بنیاد آگئی، جڑ آگئی، بیج آگیا اب ہر چیز آجائے گی اگر یہ نہیں تو اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ تجھ میں اگر حیاء نہیں تو پھر جو چاہے کام کر۔

ایمان کا یہ شعبہ ایسا ہے جو تمام ایمانیات کی بنیاد ہے اور جب تک ایمانیات یعنی شاخیں نہیں آئیں گی تو پھل نہیں آئے گا تنے پر کبھی پھل نہیں لگتے شاخوں پر لگا کرتے ہیں شاخوں کے آگے کونپلیں اور کونپلوں میں سے پھول، پھول پر پھل لگتا ہے

کبھی موٹے ڈنڈے پر پھل نہیں آتا کبھی تنے کے اوپر پھل نہیں آتا، کبھی جڑ میں پھل نہیں آتا پھل تو اوپر آتا ہے ایمان کی جڑ عقیدہ ہے لیکن اس کا پھل تب ملے گا جب شاخیں ہوں گی۔

دوسری بنیاد خلوص

دوسری چیز أَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ دین نام خلوص کا ہے مخلص ہو جاؤ اپنے اندر اخلاص پیدا کرو، اپنے اندر سے دونمبری ختم کر دو جس آدمی میں سے دونمبری ختم ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ سارے ایمان کے شعبوں میں اس کو کامیاب فرما دیتے ہیں اذا نصحوا للہ و رسولہ یہ اللہ نے منافقین کے مقابلے میں ان صحابہ کرام کے بارے میں فرمایا جو غزوہ تبوک میں نہیں جاسکے تھے منافقین جھوٹے اعذار پیش کرنے لگے یہ عذر ہے وہ عذر ہے اس کے مقابلے پر وہ صحابہ جو کمزور تھے، چلنے پھرنے سے معذور تھے،، بہت غریب تھے جن کے پاس اسباب نہیں تھے وہ روتے تھے اور گھبراتے تھے کہ منافقین یہاں پھرتے ہیں ہم بھی یہیں پر مدینے میں ہیں ہم کہیں ان کے ساتھ تو نہیں مل گئے۔ قرآن نازل ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں اذا نصحوا للہ و رسولہ تم چونکہ اللہ رسول کے ساتھ مخلص ہو، تم سچے عاشق ہو، تمہارا نہ جانا بیماری اور معذوری کی وجہ سے ہے۔ تمہاری محبت اللہ رسول کے ساتھ خالص ہے ما علی المحسنین من سبیل تم نیک ہو، تم میں جذبہ تو ہے لیکن تمہارا جسم تمہارا ساتھ نہیں دیتا تمہارا مال تمہارا ساتھ نہیں دیتا لہٰذا تم محسنین ہو، تم نیک ہو تم پر کوئی الزام نہیں ہے کوئی کوتاہی نہیں ہے تمہارے اجر میں کوئی کمی نہیں ہے و اللہ غفور رحیم اگر کمی بیشی ہو گی تو ہم پہلے ہی تمہاری معافی کا اعلان کر رہے ہیں۔

خلوص کی قیمت

یہ خلوص کی قیمت ہے کہ آدمی میں جب خلوص ہوتا ہے اور دونمبر نہیں ہوتا پھر

عمل کی کمی کوتاہی معاف ہو جاتی ہے کیونکہ دل تو دیا ہوا ہے جسم سے کوتاہی ہوگئی دل تو اللہ رسول کے ساتھ ہے اذا نصحوا للہ ورسولہ نصیحت خلوص کو کہتے ہیں کہ انسان خالص ہو جائے اندر سے دو نمبری نہ ہو میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو نہ ہو جب اللہ کی طرف سے کوئی مشکل آجائے تو مولا کو چھوڑ جائیں اور جب تک مزے ہیں تو کہتا ہے واہ واہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے ہم عاشق احسانی ہیں احسان ہوتا رہے تو عاشق ہیں نہ ہو تو چھٹی۔

چار طبقوں کے ساتھ اخلاص

پیغمبر علیہ السلام نے وضاحت فرمائی للہ مخلص ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ورسولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ولأمتھم اور سچے حکمرانوں کے ساتھ ولعآمتھم اور ہر ہر مسلمان کے ساتھ مخلص ہو جب یہ چار طبقوں کے ساتھ مخلص ہوگا تو اس میں دین کا ایسا شعبہ آگیا جس کی وجہ سے پورے دین پر چلنا اس کے لیے آسان ہو جائے گا نہیں تو یہ دو نمبر ہے، دو نمبری کر رہا ہے۔

دو نمبری کی سزا

میرے دوستو! دو نمبری بڑی خطرناک بات ہے اس لیے قرآن مجید نے ایسے لوگوں کی مثال دی ہے جو اوپر سے کچھ ہیں اور اندر سے کچھ ہیں کسی کے ساتھ بھی ہوں اپنی بیوی کے ساتھ، اپنی اولاد کے ساتھ، اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ، اپنے دوست احباب کے ساتھ، اپنے علماء کے ساتھ، اپنے مرشد کے ساتھ اور اپنے استادوں کے ساتھ، اللہ رسول کے ساتھ اوپر سے کچھ اندر سے کچھ ہیں قرآن نے ان کی مثال دی ہے کہ قیامت کے دن جنت کا دروازہ کھولا جائے گا تو یہ دوڑیں گے جب قریب آئیں گے تو بند کر دیا جائے گا دھکے دے کر پیچھے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ پوچھیں گے یہ کیا ہو رہا ہے؟ کہا جائے گا دنیا میں بھی تم نے ایسے کیا لوگوں کو کچھ دکھایا اندر کچھ تھے ہم نے

اس کی مثل تمہیں یہاں پر سزا دی ہے۔ جنت کی بہار دکھا کر جہنم میں گھسیٹا ہے۔

میرے دوستو! اپنی زندگیوں سے یہ دونمبری ختم کر دو آج لوگ کہتے ہیں میرا اُلو سیدھا ہونا چاہیے، دوسرے مسلمان بھائی کو نقصان ہوتا ہے تو ہوتا پھرے میرا کام تو ہو گیا یہ مومن کی شان نہیں ہے۔

عیسائی جاسوس

عیسائی جاسوس بھیج رہے ہیں کہ دیکھ کر آؤ یہ مدینے والے صحابہ رضی اللہ عنھم کیوں کامیاب ہیں؟ وہ جاسوس ایک دکان پر جاتا ہے کہتا ہے کہ یہ جو تمہارے پاس سامان رکھا ہے یہ چاہیے اس نے کہا بھائی اس ساتھ والی دکان سے لے لو عیسائی نے کہا آپ کے پاس ہے تو سہی کہا نہیں آپ ساتھ والے سے ہی لے لیں کہا آپ مجھے کیوں نہیں دے رہے؟ بھائی میں نے اتنا سودا بیچ لیا ہے کہ شام کو میرے بچے روٹی کھا کر سوئیں گے۔ میرے ساتھ والے بھائی کی بکری نہیں ہوئی اس سے لے لو تا کہ وہ بھی شام کو اپنے گھر بچوں کے لیے روٹی لے جاسکے اس نے عیسائی بادشاہ کو رپورٹ لکھی کہ اس قوم کو فتح کرنا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ جن کے ایثار کا یہ حال ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنھم کا ایثار

قرآن مجید میں ہے یؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان لے کر آتے ہیں بیوی چراغ گل کر دیتی ہے دونوں چپ چپ کرتے ہیں جیسے روٹی کھا رہے ہیں حالانکہ اکیلے مہمان نے کھانا کھایا اور وہ خالی منہ کی آواز نکالتے رہے کھانا کھانے کے بعد مہمان مسجد نبوی میں سو گیا فجر ہوئی آپ نے فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو رات کو میرے مہمان کو لے کر گیا تھا وہ کھڑا ہو گیا اور ڈر گیا کہ کہیں مجھ سے کوئی خطا ہو گئی فرمایا خدا آسمانوں سے تمہارے فعل کو دیکھ رہا تھا کہ کس طرح تم نے میرے مہمان کا اکرام کیا بچے بھی بھوکے رکھے اور خود بھی

بھوکے رہے یہ آیت اتری ہے یؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ اپنی جان پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود فاقے سے ہیں۔

آج ہمارا حال ہے میرا اُلو سیدھا ہو اگلے کا نقصان ہوتا ہے تو ہو جائے آج ہم نے ایمان کس کو سمجھ لیا؟ بس کلمہ پڑھ لیا تو کیا ایمان آگیا؟ جب موت کا جھٹکا لگے گا تو بہت سے اس کلمے کو بھول جائیں گے کیونکہ جڑ ہی مضبوط نہیں تھی جب جڑ ہی مضبوط نہ ہو تو درخت مضبوط نہیں ہوتا، آسانی سے گرایا جاسکتا ہے لیکن اگر تن آور درخت ہو تو آدمی سوچتا ہے کہ اس کو کس طرح گرائیں اتنا بڑا درخت ہے، اتنی بڑی اس کی شاخیں ہیں اس کو کیسے گرائیں ایسے ایمان والوں کے درخت کو دیکھ کر شیطان پیچھے ہو جاتا ہے کہ اسے گرانا میرے بس میں نہیں کوئی چھوٹی موٹی لکڑی ہوتی سوکھ جاتی اس کو آسانی سے نکالا جاسکتا تھا کیونکہ درخت جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی جڑیں بھی ڈھیلی پڑ جاتی ہیں دھکا لگانے سے گر جاتا ہے لیکن درخت جب تروتازہ ہوتا ہے اور اس کے اوپر خوب پھل اور شاخیں ہوتی ہیں اس کو گرانا آسان نہیں ہوتا۔

موت کا جھٹکا

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب موت کا جھٹکا آتا ہے تو بڑے بڑے جو پھنے خاں سمجھے جاتے ہیں ان کا ایمان متزلزل ہو جاتا ہے دربار الٰہی میں بغیر ایمان کے جاتے ہیں کیونکہ شیطان، کبھی والد کی شکل میں عیسائی بن کر آرہا ہے کبھی ماں کی شکل میں یہودی بن کر آتا ہے وہ کہتی ہے میں یہودی مری ہوں تو بھی یہودی مر، والد کہتا ہے میں عیسائی مرا ہوں تو بھی عیسائی مر۔ کہتا ہے ہاں ہاں جو تمہارا مذہب ہے میرا بھی وہ ہی ہے۔ زندگی میں ایمان کی حفاظت نہیں کی اس لیے آسانی سے پھر جاتا ہے۔

الخلق عیال اللہ

میرے اور آپ کی زندگی میں کتنی دونمبری ہے ہم اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ مومن کی شان نہیں ہے مومن تو کہتا ہے اگلے کا کام بنے میرا بھی خدا بنادے گا اس لیے حدیث شریف میں آتا ہے کہ تم دوسروں کے لیے دعا کرو گے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! پہلے اس کا کام کردے بعد میں اس کا کردینا جس کے لیے دعا کر رہا ہے۔ ہم تو دعا بھی نہیں مانگتے اس لیے بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ بیس مرتبہ اگر امت کے لیے دعا مانگی جائے کہ اے اللہ! امت پر رحم کر، امت کی مغفرت کر، امت کو ہدایت دے اور پھر اپنے لیے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ فورا قبول فرمالیتے ہیں حصن حصین میں علامہ جزری نے یہ بات لکھی ہے کیونکہ یہ سب اللہ کا کنبہ اور قبیلہ ہے الخلق عیال اللہ پوری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے واَحبُّ الخلقِ الی اللہ مَنْ اَحسنَ الیٰ عیالِہ اور اللہ کو مخلوق میں سے سب سے پیارا وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے۔

میرے دوستو! اخلاص پیدا کرو اپنی زندگی سے دونمبری نکال دو خسارے کی فکر نہ کرو کہ ہمیں گھاٹا ہوگا کیونکہ جب وہ خوش ہو جائے گا جس کے ہاتھ میں خزانے ہیں تو تمہارے گھاٹے بھی ختم ہو جائیں گے اگر ایک وقت کسی کام میں تم گھاٹا کھا بھی لو تو وہ پورا کر دیں گے اس کے لیے کیا مشکل ہے وہ مٹی کو سونا بنا دیتا ہے۔

علامہ ابن سیرینؒ کی دیانت

علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے معبر ہیں اور تابعی ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص شاگرد ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خادم خاص بھی ہیں زیتون کے تیل کی تجارت کرتے تھے بڑے بڑے چمڑے کی مشکوں میں چالیس ہزار درہم کا تیل آیا شام سے کوفہ میں آیا اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ حیات تھے تیل آنے کے بعد اس کو ڈرموں میں ڈالا گیا ایک بڑی مشک سے مرا

ہو چوہا نکلا خادموں نے کہا اس میں سے چوہا نکلا ہے فرمایا سارا تیل زمین پر گرادو چالیس ہزار درہم کا تیل گرادو اور فرمایا جہاں سے تیل آتا ہے وہ ایک بڑا کڑاہا ہوتا ہے جس میں تیل پکتا ہے یہ چوہا اس میں گرا ہوگا ایسے مشک میں نہیں آگیا یہ سارا تیل پلید ہے مجھے نقصان گوارا ہے لیکن میں ایمان والوں کو پلید تیل نہیں بیچ سکتا لوگوں نے کہا چالیس ہزار درہم آپ کہاں سے دیں گے؟ فرمایا کوئی بات نہیں اور تیل گرادیا چالیس ہزار درہم کے قرضے میں قاضی نے جیل بھیج دیا۔

علامہ ابن سیرین اتنے بڑے آدمی تھے کہ اسی دوران حضرت انس رضی اللہ عنہ جو پیغمبر علیہ السلام کے خادم تھے ان کا انتقال ہوگیا انہوں نے وصیت فرمائی اور قاضی کو لکھا قاضی صاحب ابن سیرین کو میرے جنازے کے لیے پیرول پر رہائی دی جائے تاکہ میرا جنازہ ابن سیرین پڑھائے اتنا اونچا مقام تھا آخر میں فوت ہونے والے صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں جن کی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے 103 سال ہوئی دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنا بڑا صحابی وصیت کر رہا ہے اور قاضی کو لکھ رہا ہے کہ میرا جنازہ ابن سیرین پڑھائے گا۔

قاضی نے اجازت دی آپ نے جنازہ پڑھایا پھر جیل چلے گئے۔ اللہ نے پھر ان کا قرضہ بھی اتروادیا جیل سے رہا بھی ہوگئے اور آج جامع العلوم کی مسجد میں چودہ سو سال کے بعد بھی ان کے ورع اور تقویٰ کا تذکرہ ہو رہا ہے پوری دنیا میں علامہ ابن سیرین معبر کی حیثیت سے تابعین میں سے سب سے بڑا انسان ہے تابعین میں ان سے بڑا کوئی امام نہیں ہے لیکن دو نمبری نہیں کی یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ ایک مشک میں سے نکلا باقی مشکیں تو ٹھیک ہیں ہزار باتیں کر سکتے تھے لیکن کہا نہیں میں یہ نہیں کر سکتا کہ ایمان والوں کے ساتھ دو نمبری کروں۔

دو شعبوں کو لازم پکڑو

ہر آدمی سوچ لے کہ وہ کیسے زندگی بسر کر رہا ہے اس لیے بس دو شعبوں کو لازم کرلو حیا اور نصیحت یعنی خلوص نیت کو لازم پکڑ لو سب کے ساتھ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بھی اور جس جس کے ساتھ تمہارا تعلق ہے اس کے ساتھ ان دو چیزوں کو لازم پکڑ لو پیر کے ساتھ بھی دو نمبری نہ کرو آج لوگ پیروں کے ساتھ بھی دو نمبری کر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمانیات کی تفصیل

قال رسول اللہ ﷺ الایمان بضع وسبعون شعبۃ

او کما قال علیہ السلام (مسلم شریف)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کے 70 سے زائد شعبے ہیں

نوٹ: افادہ عام کے لیے ایمان کے یہ شعبہ جات اختصار کے ساتھ ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ ہر صاحب ایمان اپنی حالت پر غور کر کے ان شعبوں کو اختیار کر کے کمال ایمان تک پہنچ جائے۔

ایمان کی اصل تصدیق قلبی ہے پھر اقرار باللسان اور پھر عمل بالارکان ہے ان تین چیزوں کے ساتھ ایمان مکمل ہوتا ہے پس یہ تین قسم پر ہے۔

(۱) پہلی قسم: وہ شعبہ جات جن کا تعلق قلبی اعمال کے ساتھ ہے۔

(۲) دوسری قسم: جن کا تعلق زبان کے اعمال کے ساتھ ہے۔

(۳) تیسری قسم: جن کا تعلق بدنی اعمال کے ساتھ ہے۔

پہلی قسم

پہلی قسم سے تیس (۳۰) شاخیں نکلتی ہیں۔

(۱): اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر ایمان لانا

(۲): اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجے گئے تمام رسولوں پر ایمان لانا

(۳): تمام فرشتوں پر ایمان لانا

(۴): اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر ایمان لانا

(۵): تقدیر پر ایمان لانا

(۶): آخرت کے دن پر ایمان لانا

(۷): مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا

(۸): حشر کے دن پر ایمان لانا

(۹): جنت اور دوزخ پر ایمان لانا

(۱۰): اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی عظمت کا ہونا

(۱۱): اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا اور اسی کی ذات کے لیے بغض رکھنا

(۱۲): نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عظمت کا ہونا

(۱۳): اخلاص کا ہونا

(۱۴): توبہ اور استغفار کا ہونا

(۱۵): خوف اور خشیت کا ہونا

(۱۶): اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا

(۱۷): حیاء کا ہونا

(۱۸): اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا عملاً وقولاً شکر بجالانا

(۱۹): وعدوں کو پورا کرنا

(۲۰): صبر کا کرنا

(۲۱): تواضع ہونا

(۲۲): مخلوق پر رحم اور شفقت کرنا

(۲۳): رضا بالقضاء کا ہونا

(۲۴): توکل علی اللہ کا ہونا

(۲۵): ورع اور تقویٰ کا ہونا

(۲۶): عُجب اور کبر کو چھوڑنا

(۲۷): بغض اور حسد کو چھوڑنا

(۲۸): غصے کو چھوڑنا اور حسن خلق کا ہونا

(۲۹): نصیحتک رنا اور دھوکے کو چھوڑنا

(۳۰): زہد اور قناعت کا ہونا اور دنیا کی محبت کو چھوڑنا

دوسری قسم

قسم ثانی میں زبان سے متعلق شعبے بیان کیے ہیں اور وہ سات (۷) ہیں۔

(۳۱) (۱): کلمہ توحید کا زبان سے ادا کرنا جو رسول کی شہادت کو متضمن ہو۔

(۳۲) (۲): قرآن مجید کی تلاوت کرنا

(۳۳) (۳): بقدر ضرورت علم دین کا حاصل کرنا

(۳۴) (۴): دین کو سکھانا اور پھیلانا

(۳۵) (۵): دعاء کا کرنا

(۳۶) (۶): ذکر کا کرنا

(۳۷) (۷): لغو باتوں سے اعراض کرنا

تیسری قسم

قسم ثالث میں اعمال سے متعلق شعبے بیان کیے ہیں اور وہ چالیس (۴۰) ہیں یہ تین قسموں پر ہے۔

(۱) پہلی نوع: وہ شعبے جو مکلف کی ذات اور شخصیت کے ساتھ متعلق ہیں اور یہ سولہ (۱۶) قسمیں ہیں۔

(۲) دوسری نوع: وہ شعبے جو اہل اور اتباع کے ساتھ خاص ہیں اور یہ چھ (۶) شعبے ہیں۔

(۳) تیسری نوع: وہ شعبے جو عام لوگوں کے ساتھ متعلق ہوں اور وہ اٹھارہ (۱۸) شعبے ہیں ان تمام انواع کا مجموعہ چالیس شعبے ہیں۔

تیسری قسم میں سے پہلی قسم

تیسری قسم کی پہلی نوع (یعنی ایمانیات کے شعبوں میں سے وہ اعمال جو بدن کی طرف لوٹتے ہیں) اعیان کے ساتھ خاص ہے اور یہ سولہ (۱۶) شعبے ہیں۔

(۳۸) (۱): نجاستوں، گندگیوں اور میل کچیل سے پاکی کا ہونا

(۳۹) (۲): نماز قائم کرنا

(۴۰) (۳): صدقہ اور زکوٰۃ ادا کرنا

(۴۱) (۴): روزہ رکھنا

(۴۲) (۵): حج کرنا

(۴۳) (۶): اعتکاف کرنا

(۴۴) (۷): دین کے اندر پیدا ہونے والے فتنوں سے بھاگنا

(۴۵) (۸): منتوں کو پورا کرنا

(۴۶) (۹): قسموں کی حفاظت کرنا

(۴۷) (۱۰): کفاروں کا ادا کرنا

(۴۸) (۱۱): ستر کو ڈھانپنا

(۴۹) (۱۲): قربانی کرنا

(۵۰) (۱۳): میت کو کفن پہنانے، دفن کرنے اور جنازے کو قائم کرنے کا اہتمام کرنا

(۵۱) (۱۴): قرضوں کی ادائیگی اور ان کو پورا کرنا

(۵۲) (۱۵): معاملات میں سچائی اختیار کرنا

(۵۳) (۱۶): سچی گواہی کو بیان کرنا

تیسری قسم کی دوسری قسم

تیسری قسم کی دوسری نوع (یعنی ایمانیات کے شعبوں میں سے وہ اعمال جو بدن کی طرف لوٹتے ہیں) اہل اور اتباع کے ساتھ خاص ہے اور یہ چھ (۶) شعبے ہیں۔

(۵۴) (۱): عفت اور غیرت کا ہونا

(۵۵) (۲): بال بچوں کے حقوق ادا کرنا

(۵۶) (۳): والدین سے حسن سلوک کرنا

(۵۷) (۴): اولاد کی تربیت کرنا

(۵۸) (۵): صلہ رحمی کرنا

(۵۹) (۶): آقاؤں کی فرمانبرداری کرنا

تیسری قسم کی آخری قسم

تیسری قسم کی تیسری نوع (یعنی ایمانیات کے شعبوں میں سے وہ اعمال جو بدن کی طرف لوٹتے ہیں) مخلوق کے ساتھ متعلق ہے اور وہ اٹھارہ (۱۸) شعبے ہیں۔

(۶۰) (۱): فیصلہ کرنے میں عدل کرنا

(۶۱) (۲): جماعت کو لازم پکڑنا یعنی (مسلک اہل السنۃ والجماعت کی اتباع کرنا)

(۶۲) (۳): مسلمانوں کے امیر کی اطاعت کرنا

(۶۳) (۴): آپس میں صلح جوئی کرنا

(۶۴) (۵): خیر اور نیکی میں معاونت کرنا

(۶۵) (۶): امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا

(۶۶) (۷): اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنا

(۶۷) (۸): اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا

(۶۸) (۹): امانت کو ادا کرنا

(۶۹) (۱۰): اللہ تعالیٰ کے راستے میں قرض حسنہ دینا

(۷۰) (۱۱): پڑوسیوں کا اکرام کرنا اور ان پر احسان کرنا

(۷۱) (۱۲): حسن معاملہ کرنا

(۷۲) (۱۳): مال کو اپنے حق میں خرچ کرنے اور جود و کرم اور سخاوت کرنا

(۷۳) (۱۴): سلام کو پھیلانا

(۷۴) (۱۵): چھینک کا جواب دینا

(۷۵) (۱۶): لوگوں کو تکلیف دینے سے پرہیز کرنا

(۷۶) (۱۷): لہو و فضول کاموں سے بچنا

(۷۷) (۱۸): راستے سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانا

تعارفی خاکہ

نام مصنف: عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم العالیہ

والد گرامی: مفتی نیاز محمد ختنی ترکستانیؒ (شرقی ترکستان شنجانگ، چین) (فاضل دارالعلوم دیوبند ۱۹۴۲ء)

ولادت باسعادت: ۱۳۸۶ھ بمطابق 1962 (بہاول نگر)

فراغت: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۶ء (فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

دنیاوی تعلیم: ایم۔اے اسلامیات (اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور پاکستان)

منصب: شیخ الحدیث ومہتمم جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر پاکستان

خلافت: خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۹ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ بمطابق 1996ء

وعظ وارشاد: جامع مسجد نادر شاہ بازار بہاول نگر وخانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر پاکستان

تبلیغی اسفار: چاروں صوبوں میں اندرون ملک اور بیرون ملک، حرمین شریفین، متحدہ عرب امارات، برما، بنگلہ دیش، برطانیہ، جنوبی افریقہ، زانبیا، کینیا، آسٹریلیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ، نیوزی لینڈ وغیرہ۔

مصنف کی تصانیف

1. عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سفرنامہ رنگون ڈھاکہ
2. مشک ختن (سوانح حیات حضرت مفتی نیاز محمد صاحب ''ختنی ترکستانی'')
3. سفرنامہ زامبیا (عارف باللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم العالیہ)
4. عارف باللہ حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سفرنامہ حرمین شریفین 1999ء
5. جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں بیتے ہوئے دن 1978ء 1986ء
6. افضل اعمال کیا ہیں؟ (اردو۔پشتو۔English)
7. What Are The Superior Acts
8. عشق حقیقی کیا ہے؟
9. آداب عشق الٰہی
10. تحفۃ الحجاج
11. فیضان مرشد
12. Benefits In Abundance By The Sheikh
13. چالیس احادیث مبارکہ مع تحفہ درود ودعا
14. ھدیۃ المعتکف
15. رسول اللہ ﷺ کی 55 وصیتیں ترجمہ
16. کشکول وظائف (جدید)
17. دی ظائف کچکول (پشتو)
18. The Selected Wazaif
19. آداب راہ محبت
20. نعمت رمضان وقرآن
21. Blessing of Ramzan & The Quran
22. زادالزائرین
23. معمولات برائے حصول محبتِ الٰہیہ (پرچہ) (اردو-English)
24. مجمع البحار (سوانح حیات حضرت مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)
25. حیاء اور خلوص (ایمانیات کی دو بنیادیں)

زیر ترتیب وطباعت

1- التقریر الجلیل علی الجامع لمحمد بن اسماعیل (البخاری)
2- سفرنامہ کشمیر
3- سفرنامہ مشرق بعید (آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ)

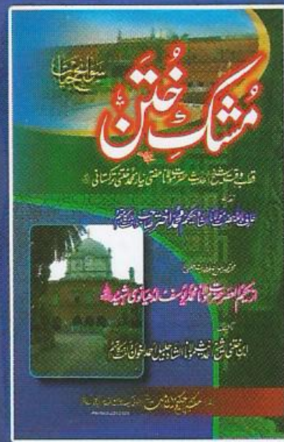

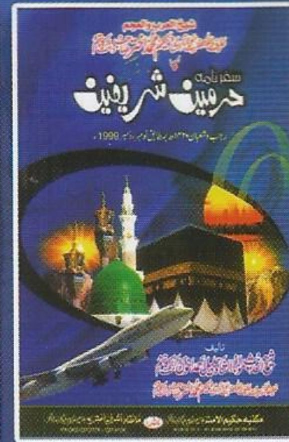

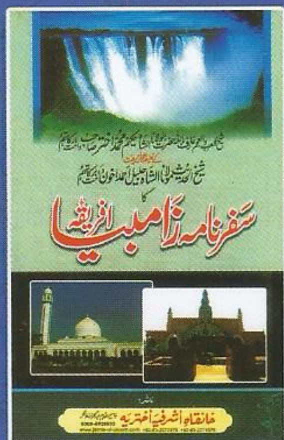

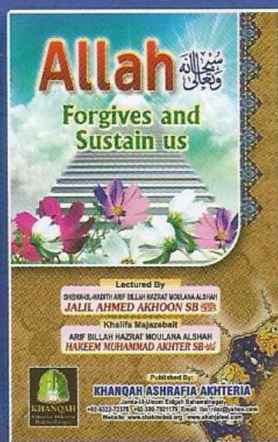

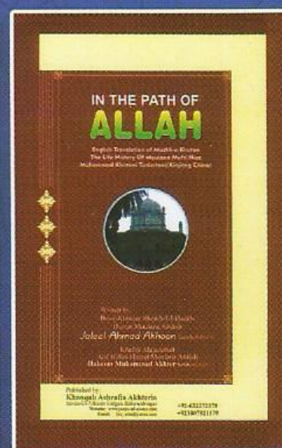

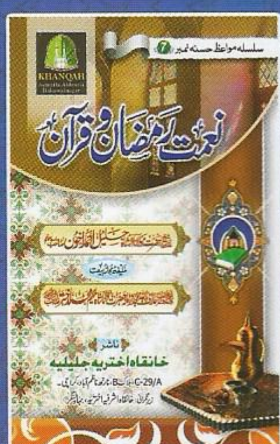

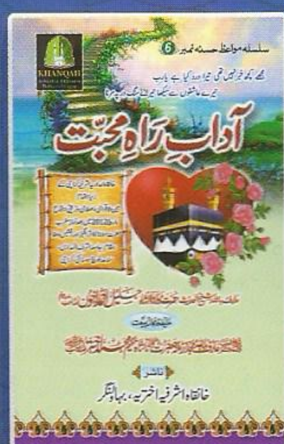

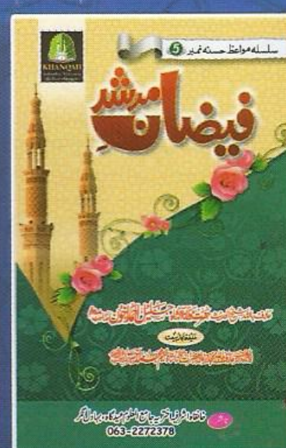

Email: ibn_niaz@yahoo.com - jaleel.ibn.niaz@gmail.com

www.shahimdad.org
www.shahjaleel.com